Al-Azhār

Volume 9, Issue 2 (July-December, 2023)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/21
URL https://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/501
Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.12696703

Title Concept of Bai in Marz-ul-mout: A Comparative Study of Islamic Jurisprudence and Contemporary Law

Author (s): Asma Nosheen,Afsana Ghalib, Rafiullah

Received on: 26 June, 2023
Accepted on: 27 November, 2023
Published on: 25 December, 2023

Citation: Asma Nosheen,Afsana Ghalib, Rafiullah.” Concept of Bai in Marz-ul-mout: A Comparative Study of Islamic Jurisprudence and Contemporary Law ,”” Al-Azhār: 9 No.2 (2023):114-132

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

مرض الموت میں بیع کا تصور: فقہ اسلامی اور وضعی قوانین میں تقابلی جائزہ

Concept of Bai in Marz-ul-mout: A Comparative Study of Islamic Jurisprudence and Contemporary Law

*Asma Nosheen
**Afsana Ghalib
***Rafiullah

Abstract

The concept of Bai (sale) is based on Islamic law and revolves around the Fundamental idea of mutual consent and equitable exchange in commercial transactions. Bai' in Islamic jurisprudence refers to the contractual agreement between a buyer and seller where ownership of goods or property is transferred in exchange for a price. It is governed by specific ethical and legal guidelines aimed at ensuring justice, transparency, and mutual consent. Death Illness (marz-ul-mout) plays an important role in matter of financial dispositions such as transactions, will, wakf and gifts etc. The study delves into the regulations that govern transactions when an individual is on their deathbed, a critical period where the potential for unjust advantage-taking is high. Islamic law (Shariah) sets forth stringent rules during this period to protect the rights of heirs and prevent exploitation of the dying person's vulnerable state.

It explores commandments related to this concept within both Fiqh Islami and contemporary laws of Pakistan and investigate similarities and differences between the two. Islamic Republic of Pakistan is an independent sovereign country and it was founded with the aim to provide an environment where the Muslims can live according to Islamic Teachings. Through this research paper we will be able to find out what is the position of our laws and how does it compare with Islamic laws?

Keywords: Bai, Death-illness, Fiqh Islami, Contemporary laws

....

**PhD Scholar,Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan, Pakistan
** PhD Scholar Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan, Pakistan
***M.Phil. Scholar, Shaikh Zayed Islamic Centre (SZIC), University of Peshawar

تعارف

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور یہ انسان کی پوری زندگی کا احاطہ کرتی ہے۔ اس میں عبادات، معاملات، عقوبات، عائلی قوانین، ملکی قوانین اور بین الاقوامی قوانین سب شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں تغیر پزیر احوال اور ارتقاء پزیر معاشرت کا ساتھ دینے کی صلاحیت پیدا فرمائی اور اپنی کتاب اور رسول کریم ﷺ کی سنت کے ذریعے ایسے جامع اور تفصیلی اصول عطا فرمائے جن کی روشنی میں مسائل حیات کا حل معلوم کیا جا سکتا ہے۔ قرآن وسنت اور ان کے بتائے ہوئے اصولوں کی روشنی میں مسائل کو سمجھنے اور ان کا حل معلوم کرنے کا نام فقہ ہے۔ فقہ اسلامی سے مراد ایسا علم و فہم ہے جس کے ذریعے قرآن و حدیث کے معانی واشارات کا علم ہو جائے۔ اسلام کی جامعیت اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ مرض الموت میں مبتلا شخص کے تصرفات اور اختیارات کا دائرہ کار متعین ہو۔ مرض الموت وہ بیماری ہے جس میں انسان مسلسل بیمار رہتا ہے اور بلآخر اس بیماری کی وجہ سے انسان کی موت واقع ہوتی ہے۔ مرض الموت میں مبتلیٰ بہ مریض اگر اپنے مال میں خرید وفروخت کرنا چاہے تو اس کی حیثیت شریعت میں اور موجودہ وضعی قوانین میں کیا ہو گی؟ یہ کس حد تک نافذ العمل ہوں گے؟ ان سوالات کے جوابات اس مقالے کے بنیادی اہداف میں سے ہیں۔

بیع کے احکام فقہ اسلامی میں

بیع(خرید وفروخت) کی تعریف :

خرید وفروخت(Sale) کو عربی زبان میں " بیع " سے تعبیر جاتا ہے۔ لغوی طور پر بیع ہر قسم کے تبادلہ کو کہتے ہیں۔

لفظ بیع لغت میں باب ضرب سے ہے۔ اس کے معنی ہیں بیچنا، فروخت کرنا وغیرہ۔

بیع کی اصطلاحی تعریف

ایک مال کا دوسرے مال کے عوض رضامندی کے ساتھ تبادلہ کرنا۔ یعنی مال کے عوض کسی چیز کو ملک سے نکالنے پر بھی بولا جاتا ہے اور مال کے عوض کسی چیز کو ملک میں داخل کرنے پر بھی بولا جاتا ہے۔

ابن عابدین کے مطابق:

"مُقَابَلَةُ شَيْءٍ بِشَيْءٍ[1]"

(باہمی تبادلہ کی بناپر ایک شے کو دوسری شے کو مقابل لانا)

الفتاویٰ الھندیہ میں ہے:

"أما تعریفه فمبادلة المال بالمال بالتراضي[2] "

(باہم رضامندی سے ایک مال کو دوسرے مال کے ساتھ باہم بدلنے کو بیع کہتے ہیں)

ایک اور تعریف یوں ہے:

"بیع: مبادلة المال بالمال بالتراضي بطریق التجارة [3]"

(باہم رضامندی سے تجارت کے طریقہ پر مال کو مال کے بدلے میں لینا)

بیع کی مشروعیت

اسلامی نقطہ نظر سے کائنات انسانی کی عملی زندگی کی دو محور ہیں اول حقوق اللہ کہ جسے عبادات کہتے ہیں اور دو حقوق العباد کہ جسے معاملات کہا جاتا ہے۔یہی دو اصطلاحیں ہیں جو انسانی نظام حیات کے تمام اصول و قواعد اور قوانین کی بنیاد ہیں۔ معاملات کا سب سے اہم جزو بیع ہے جو کہ حصولِ رزق کے اہم اسباب میں سے ایک بڑا ذریعہ ہے ۔ بیع کی شرعیت بیع یعنی خرید و فروخت کا شرعی ہونا قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔دینِ اسلام میں جائز تجارت کو انتہائی باعزّت اور مبارک عمل قرار دیا گیاہے۔

اللہ پاک کاارشاد پاک ہے:

"لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ [4]"

(تم پر کسی بھی قسم کا کوئی گناہ و حرج نہیں کہ تم اپنے ربّ کا فضل (رزق) تلاش کرو۔)

ایک اور مقام پر ادشاد پاک ہے:

"فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ [5]"

(پھر جب نماز مکمل ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (رزق) تلاش کرو)

بیع کے متعلق ارشاد ہے:

"وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ [6]"

(اور اللہ نے بیع کو حلال قرار دیا ہے)

احادیث مبارکہ میں بھی جائز تجارت کو کامیابی کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

"التاجر الصدوق الأمین مع النبین والصدیقین والشھداء"[7]

(جو تاجر تجارت کے اندر سچائی اور امانت کو اختیار کرے تو وہ قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا)

اسی طرح ایک موقع پر رسولِ اکرم ﷺ نے جائز تجارت کو سب سے پاکیزہ و بہترین قرار دیا ہے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"عملُ الرّجلِ بیدِہ وکُلُّ بیع مبرور"[8]

(بہترین ذریعہ معاش آدمی کے خود کے ہاتھ کی کمائی اور ہر وہ تجارت و کاروبار ہے جو شرعی لحاظ سے جائز ہو)

بیع کے ارکان

بیع کے دو ارکان ہیں ایک ایجاب و قبول اور دوسرا تعاطی۔

ایجاب و قبول کے الفاظ یہ ہیں: مثلاً کوئی کہے کہ میں نے یہ چیز اتنے کی بیچی اور دوسرا کہے کہ میں نے اتنے کی خریدی۔ اور تعاطی کا مطلب ہے لینا دینا۔ بیع تعاطی کے لئے الفاظ کہنا ضروری نہیں ہے۔ ایجاب و قبول اور تعاطی سے بیع منعقد ہو جاتی ہے۔

فتاویٰ الھندیہ میں ارکان کا بیان ہے:

"وأما رکنه فنوعان أحدهما الإیجاب والقبول والثاني التعاطي وهو الأخذ والإعطاء"[9]

(رکن بیع کی دو قسمیں ہیں، ایک ایجاب و قبول اور دوسرا تعاطیٰ یعنی لینا اور دینا)

ایک اور تعریف:

"البیع ینعقد بالإیجاب والقبول إذا کانا بلفظ الماضي، مثل أن یقول أحدهما :بعت، والآخر :اشتریت"[10]

(بیع ایجاب اور قبول کے ساتھ متحقق ہوتی ہو جب کہ دونوں دو ماضی کے لفظوں سے ہوں مثلاً ان دونوں میں سے ایک نے کہا کہ میں نے بیچا اور دوسرے نے کہا، میں نے خریدا۔)

بیع کا حکم

بیع کا حکم یہ ہے کہ اس کے ذریعہ تاجر کی ملکیت قیمت پر اور خریدار کی ملکیت سامان پر ثابت ہوتی ہے اور اس طرح ان دونوں کی ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے۔

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کے مطابق:

"حکم العقد: هو الغرض والغاية منه، ففي عقد البيع: يكون الحكم هو ملكية المبيع للمشتري وملكية الثمن للبائع[11] "

(بیع کا حکم یہ ہے کہ اس کے ذریعہ تاجر کی ملکیت قیمت پر اور خریدار کی ملکیت سامان پر ثابت ہوتی ہے اور اس طرح ان دونوں کی ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے۔)

بیع کی شرائط

بیع (خرید و فروخت) کے لئے چار قسم کی شرائط کا پایا جانا ضروری ہیں، تاکہ عقد مکمل اور نافذ ہو کر اس احکام و آثار مرتب ہو سکے، شرائط کی چار انواع یہ ہیں: شرائط انعقاد، شرائط نفاذ، شرائط صحت اور شرائط لزوم۔

1. بیع کے انعقاد کی شرائط

فتاویٰ الھندیہ میں بیع کے انعقاد کی شرائط بیان ہوئی ہیں:

"وَأَمَّا رُكْنُهُ فَنَوْعَانِ أَحَدُهُمَا الْإِيجَابُ وَالْقَبُولُ وَالثَّانِي التَّعَاطِي وَهُوَ الْأَخْذُ وَالْإِعْطَاءُ وَأَمَّا شَرْطُهُ فَأَنْوَاعٌ أَرْبَعَةٌ شَرْطُ الِانْعِقَادِ وَشَرْطُ النَّفَاذِ وَشَرْطُ الصِّحَّةِ وَشَرْطُ اللُّزُومِ .أَمَّا شَرَائِطُ الِانْعِقَادِ فَأَنْوَاعٌ مِنْهَا فِي الْعَاقِدِ وَهُوَ أَنْ يَكُونَ عَاقِلًا مُمَيِّزًا كَذَا فِي الْكَافِي وَالنِّهَايَةِ فَيَصِحُّ بَيْعُ الصَّبِيِّ وَالْمَعْتُوهِ اللَّذَيْنِ يَعْقِلَانِ الْبَيْعَ وَأَثَرَهُ وَمِنْهَا فِي الْعَقْدِ وَهُوَ مُوَافَقَةُ الْقَبُولِ لِلْإِيجَابِ بِأَنْ يَقْبَلَ الْمُشْتَرِي مَا أَوْجَبَهُ الْبَائِعُ بِمَا أَوْجَبَهُ فَإِنْ خَالَفَهُ بِأَنْ قَبِلَ غَيْرَ مَا أَوْجَبَهُ وَمِنْهَا فِي الْبَدَلَيْنِ وَهُوَ قِيَامُ الْمَالِيَّةِ حَتَّى لَا يَنْعَقِدَ مَتَى عَدِمَتْ الْمَالِيَّةُ هَكَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ وَمِنْهَا فِي الْمَبِيعِ وَهُوَ أَنْ يَكُونَ مَوْجُودًا فَلَايَنْعَقِدُ بَيْعُ الْمَعْدُومِ وَمَا لَهُ خَطَرُ الْعَدَمِ وَأَنْ يَكُونَ مَمْلُوكًا فِي نَفْسِهِ وَأَنْ يَكُونَ مِلْكَ الْبَائِعِ فِيمَا يَبِيعُهُ لِنَفْسِهِ وَمِنْهَا سَمَاعُ الْمُتَعَاقِدَيْنِ كَلَامَهُمَا وَمِنْهَا فِي الْمَكَانِ وَهُوَ اتِّحَادُ الْمَجْلِسِ بِأَنْ كَانَ الْإِيجَابُ وَالْقَبُولُ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ[12] "

درج بالا پیراگراف سے بیع کے انعقاد کی جو شرائط ثابت ہوتی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

- بیع کرنے والا عاقل اور تمیز دار ہو۔

- دو آدمیوں کا موجود ہونا، کیوں کہ ایک آدمی کا خریدار اور فروخت کنندہ ہونا درست نہیں۔
- بیع میں قبول، ایجاب کے موافق ہو۔
- مبیع اور ثمن (شرعًا) مال کے قبیل سے ہوں، یعنی وہ چیز شریعت میں مالِ متقوم ہو، چنانچہ شراب، خنزیر، خون اور خالص گوبر وغیرہ کی بیع صحیح نہیں ہو گی۔
- مبیع موجود ہو، معدوم نہ ہو۔
- مبیع اور ثمن معلوم و متعین ہوں۔
- جو چیز فروخت کی جارہی ہے اس کا فروخت کنندہ کی ملکیت میں ہونا، چناں چہ جو چیز ابھی تک ملکیت میں نہیں آئی یا چوری کا سامان ہے، یا آزاد انسان ہے اسے فروخت کرنا بھی درست نہیں۔
- جو چیز فروخت کی جارہی ہے، بائع کا اس پر قبضہ متحقق ہونا، خواہ وکیل کے ذریعے ہو۔
- بائع اور مشتری ایک دوسرے کا کلام سننے والے ہوں۔
- ایجاب وقبول ایک مجلس میں ہو۔

2. بیع کے نفاذ کی شرائط

- بیچنے والا اس سامان کا مالک ہو، یا ولی اور نگران کی حیثیت سے اس کو وہ سامان فروخت کرنے کا حق حاصل ہو۔
- اس سامان سے تاجر کے سوا کسی اور کا حق متعلق نہ ہو، جیسے نابالغ و ناسمجھ بچہ کی ہر چیز سے باپ کا حق بحیثیت ولی متعلق ہے تو جب تک باپ اجازت نہ دے وہ بیع موقوف رہے گی اجازت دیدے تو بیع نافذ و لازم ہو جائے گی۔

3. بیع کی صحت کی شرائط

یہ ایسی شرائط ہیں جن کا پایا جانا اس لئے ضروری ہے تاکہ عقد فساد سے بچ جائے، اگر ان میں سے کوئی شرط مفقود ہو تو عقد فاسد ہو جاتا ہے۔

شرائطِ انعقاد و شرائطِ صحت میں بنیادی فرق یہی ہے کہ پہلی قسم کی شرائط کے مفقود ہونے کی صورت میں عقد باطل اور دوسری قسم کی شرائط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے عقد فاسد ہو جاتا ہے۔

بیع کے درست ہونے کے لیے کچھ شرطیں عام نوعیت کی ہیں، جو ہر معاملۂ خرید و فروخت کے لیے ضروری ہیں۔

- بیع ایک خاص مدت کے لیے نہ ہو بلکہ ہمیشہ کے لیے ہو۔

- مبیع اور ثمن اس طرح متعین اور معلوم ہوں کہ آئندہ اختلاف پیدا ہونے کا امکان نہ ہو۔
- ایسی بیع ہو جس سے کوئی فائدہ ہو، بے فائدہ بیع نہ ہو، مثلاً ایک روپیہ کے بدلہ ایک روپیہ فروخت کیا جائے، یہ درست نہیں، کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں۔
- کوئی شرط فاسد نہ لگائی جائے۔

شرط فاسد کی حسب ذیل صورتیں ہیں:

- ایسی شرط جس کا پایا جانا اور نہ پایا جانا، دونوں شبہ سے خالی نہ ہو۔
- ایسی شرط جو ممنوع اور شرعاً ناجائز ہو۔
- ایسی شرط نہ ہو جو تقاضائے عقد کے خلاف ہو اور اس سے تاجر یا خریدار یا خود اس مبیع کا نفع متعلق ہو جس کے اندر مطالبہ کی صلاحیت موجود ہے اور نہ اس کا لوگوں میں تعامل ہو
- بیع کے رد کرنے کا ابدی اختیار یا تین دنوں سے زائد اختیار کی شرط لگا دی جائے۔
- مبیع و ثمن کی موجودگی کے باوجود اس کی ادائیگی کے لیے مدت مقرر کر دی جائے۔

بیع کے درست ہونے کی کچھ شرطیں ایسی ہیں، جو خاص قسم کے معاملات کے لیے ضروری ہیں اور وہ اس طرح ہیں:

- قیمت اُدھار ہو تو ادائیگی کی مدت کا تعین۔
- اموال ربویہ (سودی اموال) ہوں تو بدلین میں مماثلث اور یکسانیت ہو اور نقد معاملہ ہو۔
- سونے چاندی اور سکوں کی باہم خرید و فروخت ہو (جس کو بیعِ صرف کہا جاتا ہے) تو ایک ہی مجلس میں فریقین کا بدلین پر قبضہ ہو۔
- مرابحہ، تولیہ اور وضیعہ میں پہلی قیمت سے واقف ہونا۔

4. بیع کے لزوم کی شرائط

- بیع کے لازم ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ فریقین میں سے کسی کو معاملۂ خرید و فروخت کو رد کرنے کا اختیار باقی نہ رہے، اس سلسلہ میں چار خیار مشہور ہیں، خیار قبول، خیار شرط، خیار رویت، اور خیار عیب۔

ان تمام خیار کی مختصر تعریف

1) خیار قبول: معاملہ کرتے وقت ایک نے بیع کا ایجاب کیا تو دوسرے کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو اسی مجلس میں قبول کرے اور اگر چاہے تو اس کو رد کر دے اور یہ خیار قبول ہے۔

2) خیار شرط: یعنی معاملہ کرتے وقت بائع، مشتری یا دونوں اپنے لیے معاملہ کو نافذ کرنے یا ختم کرنے کا اختیار رکھ لیں۔

3) خیار رویت: یعنی جس مال کو دیکھا نہ ہو، اس مال کو دیکھنے کے بعد مال رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہوتا ہے۔

4) خیار عیب: یعنی مبیع میں عیب ہونے کی صورت میں مبیع واپس کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔

بیع کی قسمیں

ابن عابدین کے مطابق:

"باعْتَبَارِ كُلِّ مِنْ الْبَيْعِ وَالْمَبِيعِ وَالثَّمَنِ أَنْوَاعًا أَرْبَعَةً : نَافِذٌ مَوْقُوفٌ فَاسِدٌ بَاطِلٌ ، وَمُقَايَضَةٌ صَرْفٌ سَلَمٌ مُطْلَقٌ مُرَابَحَةٌ تَوْلِيَةٌ ، وَضِيعَةٌ مُسَاوَمَةٌ"[13]

(بیع، مبیع اور ثمن کے اعتبار سے اس کی اقسام کی چار انواع ہیں: نافذ، موقوف، فاسد، باطل، اور مقایضہ، صرف، سلم، مطلق اور مرابحہ، تولیہ، وضیحہ، مساومہ)

حکم کے اعتبار سے بیع کی دو قسمیں ہیں: (۱) جائز۔ (۲) ناجائز۔

بیع جائز

بیع جائز کی تین صورتیں ہیں: (۱) نافذ لازم۔ (۲) نافذ غیر لازم۔ (۳) موقوف۔

- نافذ لازم: وہ بیع جو اپنے اصل اور خارج (یعنی اس کے ارکان و شرائط) کے اعتبار سے درست ہو اور کسی کو کوئی اختیار باقی نہ ہو جیسے کوئی کتاب خریدا اور اس کی خامیوں اور خوبیوں سے واقف ہو کر پانچ روپیہ میں لینے پر راضی ہو گیا تو بیع مکمل صحیح ہو گئی۔
- نافذ غیر لازم: وہ بیع ہے جو اپنے اصل اور خارج کے اعتبار سے درست ہو البتہ دونوں میں سے کسی کا اختیار باقی ہو، جیسے کسی نے بغیر دیکھے کوئی چیز خرید لیا مگر دیکھنے تک غور و فکر کا خواہش مند ہے تو یہ بیع اپنے اصل کے اعتبار سے صحیح نافذ ہو گئی مگر اختیار باقی ہے اس لیے غیر لازم ہوئی۔

- بیع موقوف: وہ بیع ہے جس میں مبیع سے کسی اور کا حق متعلق ہو جیسے کوئی نابالغ و ناسمجھ بچہ کوئی چیز بیچ دیا تو بحیثیت ولی باپ کا حق اس سے متعلق ہے تو جب تک باپ اجازت نہ دے وہ بیع موقوف رہے گی، اجازت دیدے تو بیع نافذ و لازم ہو جائے گی۔

بیع ناجائز

بیع ناجائز کی تین صورتیں ہیں: (۱) بیع فاسد (۲) بیع باطل۔ (۳) بیع مکروہ۔

- بیع باطل: وہ بیع ہے جس کی ذات اور اصل ہی میں خرابی ہو جیسے کوئی مسلمان خنزیر کی بیع کرے تو شریعت میں چونکہ خنزیر مال ہی نہیں ہے اس لیے بیع کی اصل اور بنیاد ہی صحیح نہیں ہوئی۔
- بیع فاسد: وہ بیع ہے جس کی ذات اور اصل میں کوئی خرابی نہ ہو لیکن کسی دوسری وجہ سے کوئی خرابی پیدا ہو گئی ہو جیسے عاقدین میں سے کوئی ایسی شرط لگا دے جو مقتضائے عقد کے خلاف ہو۔
- بیع مکروہ: وہ بیع ہے جو اپنی اصل اور ذات کے لحاظ سے صحیح ہو لیکن کسی خارجی سبب کی وجہ سے ناپسندیدہ ہو، جیسے مسجد میں بیع کرنا یا اذان جمعہ کے بعد خرید و فروخت کرنا۔

باعتبار قیمت بیع کی قسمیں

ثمن اور قیمت کے اعتبار سے بیع کی چار قسمیں ہیں: وضیعہ، تولیہ، مرابحہ اور مساومہ۔

- وضیعہ سے مراد یہ ہے کہ تاجر اپنی خرید سے کم قیمت میں کوئی چیز بیچ دے، مثلاً دس روپے میں خریدے اور پانچ روپے میں فروخت کر دے۔
- تولیہ یہ ہے کہ جس قیمت میں کوئی چیز خریدی جائے اسی میں بیچ دی جائے۔
- مرابحہ اس بیع کو کہتے ہیں کہ جس میں اپنی قیمت خرید پر نفع لے کر فروخت کیا جائے، مثلاً ایک چیز دس روپے میں لے اور پندرہ روپے میں فروخت کر دے۔
- مساومہ یہ ہے کہ پہلی قیمت کو ملحوظ رکھے بغیر خرید و فروخت کا معاملہ کرے، چاہے نفع کے ساتھ ہو، یا نقصان کے ساتھ، یا برابر کا معاملہ ہو، اس طرح بیع مساومہ میں پہلی قیمت کا کوئی ذکر ہی نہ ہوگا، اور بقیہ تینوں صورتوں میں معاملہ کے وقت پہلی قیمت کا حوالہ دیا جائے گا کہ میں پہلی قیمت پر اس قدر نفع نقصان کے ساتھ، یا بعینہ اسی قیمت پر فروخت کر رہا ہوں۔

باعتبار مبیع بیع کی قسمیں

مبیع کے لحاظ سے بیع کی چار قسمیں ہیں: (۱) مقائضہ، (۲) صرف، (۳) سلم، اور (۴) بیع مطلق۔

- بیع مقائضہ: خریدار اور تاجر ہر دو کی طرف سے قیمت اور مبیع کے طور پر سامان ہی ہو، سونا، چاندی، (جسے شریعت قیمت اور ثمن تصور کرتی ہے) یا رقم نہ ہو، مثلاً گیہوں کی بیع چاول کے بدلہ۔

بیع مقائضہ میں اصول یہ ہے کہ عربی زبان میں جس لفظ پر 'ب' داخل ہو گی وہ ثمن سمجھی جائے گی، مثلاً بعت القلم بالثوب میں نے قلم کپڑے کے بدلہ فروخت کیا، یہاں 'ب' چونکہ ثوب پر داخل ہے، اس لیے ثوب (کپڑا) ثمن قرار پائے گا۔

- بیع صرف: ثمن کی بیع ثمن کے بدلہ ہو، مثلاً چاندی چاندی کے بدلہ، سونا سونے کے بدلے، یا روپے کا نوٹ اور سکہ اسی کے بدلہ، بیع صرف میں ضروری ہے کہ طرفین کی جانب سے ثمن اور مبیع کی حوالگی مجلس میں ہی ہو جائے کسی کی طرف سے اُدھار نہ ہو اور اگر طرفین سے ایک ہی جنس ہو تو مقدار برابر ہو۔
- بیع مطلق: سامان کی بیع ثمن کے بدلہ ہو، جیسا کہ عام طور پر ہوا کرتا ہے، مثلاً کتاب روپیوں کے بدلہ، یہاں کتاب مبیع ہے اور روپیہ ثمن۔
- بیع سلم: بیع میں اصل تو یہ ہے کہ خریدار اور تاجر دونوں مبیع و ثمن نقد ادا کردیں اور کسی طرف سے بھی اُدھار نہ ہو، مگر انسانی ضروریات کے پیش نظر شریعت نے اس کی گنجائش بھی رکھی ہے کہ کسی طرف سے اُدھار کا معاملہ ہو، چنانچہ اگر ثمن نقد ادا ہو اور مبیع کی بعد میں حوالگی کا وعدہ ہو تو یہ بیع سلم ہے اور اگر مبیع نقد ہو اور ثمن ادھار تو یہ بیع مؤجل ہے۔

مرض الموت میں خرید و فروخت

جو شخص مرض الموت کی حالت میں ہو، اس کو شریعت نے اس کے مال کے صرف ایک تہائی حصہ میں معاملہ کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس کو صرف ایک تہائی مال میں معاملہ کرنے کی اجازت اس وجہ سے دی گئی کہ اس کے بقیہ دو تہائی مال میں اس کے وارثین کو حقوق مل گئے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جائے کہ جب وہ مرض

الموت میں مبتلا ہو گیا تو اس کے وارثین کے حقوق اس کے مال سے وابستہ ہو گئے اور اس کے لئے ان کے حقوق میں (یعنی دو تہائی میں) معاملہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص مرض الموت میں ہو، تو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی وارث کے لئے کوئی چیز خریدے یا جس چیز کو وارث نے خرید لیا وہ اس کے پیسے ادا کرے، (کیونکہ اس حالت میں اس کے لئے وارث کو ہدیہ دینا جائز نہیں ہے)۔ البتہ اگر تمام وارثین بالغ ہوں اور وہ سب مرحوم کی وفات کے بعد مرحوم کے ہدیہ کی اجازت دیں (کہ وارث اس چیز کو لے سکتا ہے) تو یہ جائز ہو گا۔

جو شخص مرض الموت میں ہو اس کے لئے اپنے وارث سے کوئی چیز بیچنا جائز نہیں ہے، اگرچہ وہ اس چیز کو بازار کی قیمت کے بدلہ بیچے۔ البتہ اگر تمام وارثین بالغ ہوں اور وہ سب مرحوم کی وفات کے بعد اس بیع کی اجازت دیں، تو یہ بیع جائز ہو گی۔

"اگر کسی شخص نے اپنے مرضِ موت میں اپنے وارثوں میں سے کسی کے ہاتھ اپنا کوئی مال فروخت کر دیا تو یہ بیع دوسرے تمام ورثاء کی اجازت پر موقوف ہو گی۔ اگر مریض کی وفات کے بعد ورثاء نے اجازت دے دی تو بیع نافذ ہو گی ورنہ فسخ ہو جائے گی[14]۔"

اگر کوئی شخص مرض الموت میں اپنی مملوکہ چیز بازار کی قیمت کے موافق اپنے وارث کے علاوہ کسی اور آدمی سے فروخت کرے، تو یہ جائز ہو گا۔

البتہ اگر وہ بازار کی قیمت سے کم قیمت کے بدلہ بیچے (مثال کے طور پر دو سو روپیئے کا سامان بیس روپیئے میں بیچے) تو اس میں سے جتنی قیمت بازار کی قیمت سے کم کی گئی ہے (یعنی ایک سو اسّی روپیئے) وہ مقدار خریدار کے لئے ہدیہ مانا جائے گا اور اس کو مریض کی وصیّت میں شمار کیا جائے گا۔

"اگر کسی شخص نے مرضِ موت میں اپنا کوئی مال غیر آدمی (جو وارث نہ ہو) کے ہاتھ فروخت کیا اور پوری قیمت پر فروخت کیا تو بیع صحیح ہو گی اور پوری قیمت سے کم پر فروخت کیا تو یہ بیع بیع محاباۃ یعنی بیع بہ نقص ثمن ہو گی۔ اس صورت میں اگر کمی بقدر ایک ثلث ہے تو بیع صحیح ہو جائے گی اور وارثوں کو اس کے فسخ کرنے کا اختیار حاصل نہ ہو گا۔[15]"

اس طرح غلام آزاد کرنے اور بیع کے متعلق ایک وضاحت یہ ہے:

"ومن أعتق في مرضه عبدا أو باع وحابى أو وهب فذلك كله جائز وهو معتبر من الثلث ويضرب به مع أصحاب الوصايا [16]"

(جس نے مرض الموت میں غلام آزاد کیا یا بیع کی اور اس میں محابات کی یا اس نے ہبہ کیا، پس یہ سب جائز ہے اور یہ تہائی سے معتبر ہے اور وہ ثلث کے اندر اصحاب الوصایا کے ساتھ شریک ہوگا۔)

اس کی تشریح یوں کی گئی ہے:

"مرض الموت میں اگر کسی نے اپنا غلام آزاد کیا یا اس نے بیع کی اور بیع میں محابات کی مثلاً دو ہزار کی چیز بیس میں فروخت کی یا اس نے ہبہ کیا تو یہ تمام صورتیں جائز ہیں، لہذا ایک ثلث سے یہ تصرف معتبر ہوگا اور اگر مریض نے اس کے علاوہ اوروں کے لئے بھی وصیت کی تو اسی ثلث میں وہ بھی شریک ہوں گے۔ اور جو اس کو وصیت کہا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ حقیقت میں وصیت ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ تمام تصرفات وصیت کے مثل ثلث مال سے معتبر ہوں گے [17]۔"

چنانچہ جب مریض کا انتقال ہو جائے، تو دیکھ لیا جائے کہ یہ رقم جو بازار کی قیمت سے کم کی گئی ہے (ایک سو اسّی روپے)، مرحوم کے ترکہ کے ایک تہائی حصّہ سے کم ہو یا زیادہ ہو۔

(۱) اگر وہ مال مرحوم کے ترکہ کے ایک تہائی حصہ کے برابر ہو یا کم ہو، تو خریدار کے لئے اس مال کا لینا جائز ہوگا۔

(۲) اگر وہ مال ایک تہائی حصہ سے زیادہ ہو، تو خریدار کے لئے صرف ایک تہائی تک لینا جائز ہوگا اور جو مقدار ایک تہائی سے اوپر ہے وہ مال خریدار کے لئے لینا جائز نہیں ہوگا؛ لہذا خریدار کے ذمہ واجب ہوگا کہ وہ زائد مال کو میّت کے ترکہ کی طرف لوٹائے (یعنی وہ زائد مال میّت کے ترکہ میں شامل کر دیا جائے اور اس کے وارثین کے درمیان ان کے شرعی حصوں کے مطابق تقسیم کیا جائے گا)۔

انسان جب تک صحت کی حالت میں ہوتا ہے تو اسے اپنے تمام مال میں تصرف کا مکمل اختیار ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ موت کے مرض میں مبتلہ ہو جائے تو اس کا یہ اختیار مکمل نہیں رہتا بلکہ اس کے مال وارثین سے کچھ نہ کچھ وابستہ ہو جاتا ہے۔ لہذا شریعت کے احکام مرض الموت میں کسی قدر تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی بھی غلط فیصلے سے وارثین کے حقوق کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

"جس دن سے مرض الموت یعنی وہ مرض شروع ہوتا ہے جس میں یہ شخص دنیا سے رخصت ہو جائے گا اسی دن سے وارثوں کا حق اس کے مال میں کسی قدر لگ جاتا ہے اور مریض کو شرعاً پورا اختیار نہیں رہتا، بعض معاملات و تصرفات اس کے پوری طرح نافذ اور جاری ہوتے ہیں جن میں اصل مستحقین کی حق رسی ملحوظ ہو اور بعض تصرفات بلکل بے سود اور بے کار جاتے ہیں جن میں دوسروں کی کچھ حق تلفی ہوتی ہو، بعض تصرفات ثلث مال میں جس قدر پورے ہو سکیں نافذ اور جاری کراتے ہیں۔ اگر ثلث میں نہ ہو سکیں تو زیادہ مال خرچ کر کے ان کا پورا کرنا ضروری نہیں [18]۔"

یعنی اس میں مصلحت یہ ہے کہ وارثین کی حق تلفی نہ ہو۔ اس وجہ سے ثلث ترکہ سے زائد میں بعض تصرفات نافذ ہونے کی اجازت شریعت نے نہیں دی۔

اس میں خرید وفروخت کے احکام بھی شامل ہیں۔ مجلۃ الاحکام العدلیہ میں خرید وفروخت کے متعلق وضاحت ہے:

"اگر کسی شخص نے مرضِ موت میں اپنا کوئی مال غیر آدمی (جو وارث نہ ہو) کے ہاتھ فروخت کیا اور پوری قیمت سے کم پر فروخت کیا تو یہ بیع بیع محاباۃ یعنی بیع بہ نقص ثمن ہو گی۔ اس صورت میں اگر کمی بقدر ایک ثلث ہے تو بیع صحیح ہو جائے گی اور وارثوں کو اس کے فسخ کرنے کا اختیار حاصل نہ ہو گا۔ اور اگر کمی ایک ثلث سے زیادہ ہو گی تو خریدار سے قیمت پوری کرنے کا مطالبہ کریں گے، اگر پورا کر دیا تو بیع صحیح ہو جائے گی ورنہ ورثاء کو اختیار حاصل ہو گا کہ بیع کو فسخ کر دیں۔ مثلاً ایک شخص کا مال صرف ایک مکان تھا اور اس مکان کی قیمت پندرہ سو قرش تھی، ایک شخص نے اپنا یہ مکان مرضِ موت میں ایک غیر وارث شخص کو ایک ہزار قرش میں فروخت کر دیا۔ اس کے بعد بائع کا انتقال ہو گیا تو چونکہ قیمت میں کمی بقدر ایک ثلث یعنی پانچ سو واقع ہوئی ہے، وارثوں کو اس بیع کے توڑ دینے یعنی فسخ کرنے کا حق حاصل نہ ہو گا۔ اور اگر اس نے صرف پانچ سو قرش میں فروخت کر دیا تو چونکہ قیمت میں کمی ایک ثلث سے زیادہ واقع ہو رہی ہے اس لئے وارثوں کو اختیار حاصل ہو گا کہ خریدار سے تکمیل قیمت کا مطالبہ کریں۔ اگر خریدار یہ قیمت ادا کرے تو بیع نافذ ہو گی ورنہ وارثوں کو حق حاصل ہو گا کہ بیع کو فسخ کر کے مکان واپس لے لیں [19]۔"

واضح ہوتا ہے کہ مرض الموت میں خرید و فروخت میں ثمن یعنی قیمت کا خاص خیال رکھا جائے گا۔ مریض مبیع کو اصل قیمت سے کم پر فروخت نہیں کرے گا۔ اگر یہ کمی ثلث سے زیادہ ہو تو پھر یہ بیع صحیح نہیں ہے۔

"اگر کسی نے مرض موت میں اپنا مال پوری قیمت سے کم پر فروخت کر دیا، اور مقروض حالت میں فوت ہو گیا۔ تو اگر اس کا پورا ترکہ ادائے قرض میں ڈوب جاتا ہے تو قرض خواہوں کو یہ حق حاصل ہے کہ خریدار سے پوری قیمت کی تکمیل کا مطالبہ کریں اگر خریدار قیمت کی تکمیل نہ کرے تو قرض خواہ اس معاملہ بیع کو فسخ کر سکتے ہیں[20]"

یہ مسئلہ واضح ہوتا ہے کہ اگر مرض الموت میں مبتلہ شخص کا پورا ترکہ قرض میں ڈوبا ہوا ہو تو ایسی صورت میں قیمت میں کمی ایک ثلث بھی درست نہیں۔

"وَإِذَا كَانَ لِلْمَرِيضِ إِبْرِيقُ فِضَّةٍ فِيهِ مِائَةُ دِرْهَمٍ وَقِيمَتُهُ بِالدَّنَانِيرِ عِشْرُونَ دِينَارًا فَبَاعَهُ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ قِيمَتُهَا عَشَرَةُ دَنَانِيرَ ، ثُمَّ مَاتَ الْمَرِيضُ وَأَبَتْ الْوَرَثَةُ أَنْ يُجِيزُوا فَالْمُشْتَرِي بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ رَدَّ الْبَيْعَ ، وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ ثُلُثَيْ الْإِبْرِيقِ بِثُلُثَيْ الْمِائَةِ وَثُلُثُهُ لِلْوَرَثَةِ[21]"

(اگر مریض کے پاس سو درہم چاندی کی چھاگل کہ جس کی قیمت بیس دینار ہے، موجود ہو اور اس نے اس کو بعوض سو درہم کے کہ جس کی قیمت دس دینار ہے، فروخت کیا۔ پھر مریض مر گیا اور وارثوں نے اجازت دینے سے انکار کیا تو مشتری کو اختیار ہے چاہے تو بیع واپس کر دے اور اگر چاہے تو دو تہائی چھاگل بعوض سو درہم کے دو تہائی کے لے لے اور ایک تہائی وارثوں کی ہو گی۔)

"وَإِذَا بَاعَ الْمَرِيضُ مِنْ أَجْنَبِيٍّ أَلْفَ دِرْهَمٍ بِدِينَارٍ وَتَقَابَضَا ، ثُمَّ مَاتَ الْمَرِيضُ ، وَالدِّينَارُ عِنْدَهُ وَلَا مَالَ لَهُ غَيْرَ ذَلِكَ فَلِلْوَرَثَةِ أَنْ يَرُدُّوا مَا زَادَ عَلَى الثُّلُثِ فَإِذَا رَدُّوا كَانَ الْمُشْتَرِي بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَ دِينَارَهُ وَرَدَّ الْأَلْفَ ، وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ مِنْ الْأَلْفِ قِيمَةَ الدِّينَارِ وَأَخَذَ أَيْضًا ثُلُثَ الْأَلْفِ كَامِلًا ، وَإِنْ كَانَ الْمَرِيضُ قَدْ اسْتَهْلَكَ الدِّينَارَ وَكَانَ لِلْمُشْتَرِي أَنْ يَأْخُذَ قِيمَةَ الدِّينَارِ مِنْ الْأَلْفِ وَثُلُثَ مَا بَقِيَ مِنْ الْأَلْفِ[22]"

(اگر مریض نے کسی اجنبی کے ہاتھ ہزار درہم بعوض ایک دینار کے بیچے اور دونوں نے قبضہ کر لیا، پھر مریض مر گیا اور دینار اس کے پاس ہے اور سوائے اس کے اُس کا کچھ مال نہیں ہے تو وارثوں کو اختیار ہے کہ جس قدر تہائی سے زیادہ ہے اسے واپس کرے اور جب انہوں نے واپس کیا تو مشتری کو اختیار ہو گا کہ اگر چاہے تو دینار لے لے اور ہزار درہم واپس کر دے اور اگر چاہے تو ہزار میں سے دینار کی قیمت لے اور ہزار کی پوری تہائی بھی لے لے۔)

بیع کا بیان وضعی قوانین میں

بیع (خرید و فروخت) کی تعریف

پاکستان کے قانون میں بیع کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے: "Sale' is a transfer of ownership in exchange for a price paid or promised or part paid and part promised.[23]"

(بیع ایسی قیمت کے بدلے میں ملکیت کی منتقلی کا عمل ہے جو ادا شدہ، وعدہ شدہ یا کچھ ادا شدہ اور کچھ وعدہ شدہ ہو۔)

عقد بیع کی صورتیں

پاکستان کے وضعی قوانین میں بیع کے عقد کے لئے درج ذیل صورتیں بیان ہوئی ہیں:

"1) A contract of sale of goods is a contract whereby the seller transfers or agrees to transfer the property in goods to the buyer for a price. There may be a contract of sale between one part-owner and another.
2) A contract of sale may be absolute or conditional.
3) Where under a contract of sale the property in the goods is transferred from the seller to the buyer, the contract is called a sale, but where the transfer of the property in the goods is to take place at a future time or subject to some condition thereafter to be fulfilled, the contract is called an agreement to sell.
4) An agreement to sell becomes a sale when the time elapses or the conditions are fulfilled subject to which the property in the goods is to be transferred.24"

(سامان کی بیع کا معاہدہ ایک معاہدہ ہے جس کے تحت بیچنے والا قیمت کے عوض خریدار کو سامان میں جائیداد منتقل کرنے یا منتقل کرنے پر راضی ہوتا ہے۔ ایک سے زیادہ شریک مالک کے درمیان بھی ایک سامان کی فروخت کا معاہدہ ہو سکتا ہے۔

عقد بیع مطلق یا مشروط ہو سکتا ہے۔ جب سامان کی ملکیت فروخت کرنے والے سے خریدار کو منتقل ہوتی ہے تو معاہدے کو بیع کہتے ہیں، لیکن جب سامان کی ملکیت مستقبل کی کوئی مخصوص وقت پر ہونے یا کسی شرط کے تحت ہونے والی ہو تو معاہدے کو بیع کا معاہدہ کہتے ہیں۔ بیع کا معاہدہ اس وقت بیع ہو جاتا ہے جب وقت گزر جاتا ہے یا وہ شرائط پوری ہو جاتی ہیں جن کے تحت سامان میں موجود جائیداد کو منتقل کیا جانا ہے۔)

"A contract for the sale of immovable property is a contract that a sale of such property shall take place on terms settled between the parties.25"

(بیع ملکیت کی منتقلی ہے جس کی قیمت ادا کی گئی یا وعدہ کیا گیا ہے یا کچھ حصہ ادا کیا گیا ہے اور کچھ وعدہ کیا گیا ہے۔)

فروخت کنندہ کی تعریف:

"Buyer means a person who buys or agrees to buy goods.26"

(خریدار سے مراد وہ شخص ہے جو سامان خریدتا ہے یا خریدنے پر راضی ہوتا ہے۔)

خریدار کی تعریف:

"Seller means a person who sells or agrees to sell goods.27"

(بیچنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو سامان بیچتا ہے یا اس پر رضامندی ظاہر کرتا ہے۔)

بیع میں رضامندی ضروری ہے۔ جبر کے زریعہ کیا ہوا کوئی بھی معاہدہ غیر قانونی ہے:

"Coercion" is the committing, or threatening to commit, any act forbidden by the Penal Code or the unlawful detaining or threatening to detain, any property, to the prejudice of any person whatever, with the intention of causing any person to enter into an agreement28 "

(جبر سے مراد کسی فعل کے ارتکاب یا ارتکاب کی دھمکی سے ہوتا ہے جو تعزیرات پاکستان کے مطابق منع ہو۔ یا جبر سے مراد کسی جائیداد کی غیر قانونی روک تھام یا غیر قانونی طور پر روکنے کی دھمکی دینا ہے جو کسی شخص کے خلاف اس ارادہ سے ہو کہ دوسرے شخص سے کوئی معاملہ کروایا جائے۔)

بیع کا عقد کیسے کیا جائے

"(1) A contract of sale is made by an offer to buy or sell goods for a price and the acceptance of such offer. The contract may provide for the immediate delivery of the goods or immediate payment of the price or both, or for the delivery or payment by installments, or that the delivery or payment or both shall be postponed.

(2) Subject to the provisions of any law for the time being in force, a contract of sale may be made in writing or by word of mouth, or partly in writing and partly by word of mouth or may be implied from the conduct of the parties.29"

(عقد بیع ایک پیشکش کے تحت یعنی کسی مقررہ قیمت پر سامان خریدنے یا فروخت کرنے کی پیشکش ہوتی ہے اور اس پیشکش کی قبولیت سے عمل میں آتا ہے۔ یہ عقد سامان کی فوری ترسیل یا قیمت یا دونوں کی فوری ادائیگی، یا قسطوں کے ذریعے ترسیل یا ادائیگی کی بنیاد پر ہو سکتا ہے، یا یہ کہ ترسیل یا ادائیگی یا دونوں کو ملتوی کر دیا جائے گا۔

موجودہ دور کے کسی قانون کی دفعات کے تحت عقد بیع تحریری یا زبانی ہو سکتا ہے، یا جزوی طور پر تحریری اور جزوی طور پر زبانی الفاظ کے زریعہ بنایا جا سکتا ہے یا طرفین کے رویے سے ضمنی طور پر ظاہر ہو سکتا ہے۔)

کن اشیاء کی بیع ہو سکتی ہے

قانون کے مطابق وہ اشیاء جن کی بیع ہو سکتی ہے:

"1) The goods which form the subject of a contract of sale may be either existing goods, owned or possessed by the seller, or future goods.
2) There may be a contract for the sale of goods the acquisition of which by the seller depends upon a contingency which may or may not happen.
3) Where by a contract of sale the seller purports to effect a present sale of future goods, the contract operates as an agreement to sell the goods.30"

(جن اشیاء کی بیع منعقد ہوتی ہے وہ عین سامان ہو سکتا ہے، جو فروخت کرنے والے کی ملکیت اور قبضے میں ہے، یا مستقبل کی کوئی چیز ہو سکتی ہے۔

ان اشیاء کی عقد بیع ہو سکتی ہے جس کا حصول بیچنے والے کی طرف سے کسی ہنگامی صورت حال پر منحصر ہے جو ہو سکتا ہے یا نہیں۔ جب عقد بیع کے ذریعے بائع مستقبل کے سامان کی موجودہ بیع پر اثر انداز ہونے کا ارادہ رکھتا ہے، ایسا عقد اشیاء کی بیع کے معاہدے کے طور پر ہوتا ہے۔)

نتیجہ

پاکستان کے وضعی قوانین میں خرید و فروخت کے متعلق قوائد و ضوابط موجود ہیں اور اس سلسلے میں برطانوی عہد کے قوانین The Sale of Goods' Act,1930 اور The Contract Act,1872 کو کچھ ترامیم کے ساتھ نافذ العمل بنایا گیا ہے جو بیع کی تعریف، اس کی صورتوں اور شرائط وغیرہ کی وضاحت کرتا ہے۔ پاکستان کے وضعی قوانین میں مرض الموت میں خرید و فروخت سے متعلق کوئی قوانین نہیں ملتے۔

تجاویز

مرض الموت میں بیع سے متعلق قانون سازی کی جائے جس میں اس بات کی وضاحت ہو کہ ثلث ترکہ اور ثلث سے متجاوز ترکہ میں مریض کوئی معاملہ کرنا چاہے تو اس سے متعلق قانون موجود ہو اور یہ قانون اسلامی قانون کے موافق ہو۔

مصادر و مراجع

[1] ابن عابدین شامی، محمد امین بن عمر، رد مختار علی الدرالمختار ،کتاب البیوع، ج: 07،ص:10 ، سن اشاعت : 1423ھ=2003ء، دارالکتب العلمیة، بیروت، لبنان۔

[2] جماعة من العلماء ،فتاویٰ الہندیہ ، ج: 03،ص:03، اشاعت اول: 1421ھ=2000 ء، دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان۔

[3] سکروڈھوی ، مولانا جمیل احمد ، اشرف الہدایہ شرح اردو الہدایہ جلد: 08، ص: 17

[4] سورة البقرہ : 02 :198

[5] سورة الجمعه : 62 :10

[6] سورة البقرہ : 275:02

[7] الترمذی، محمد بن عیسی،الجامع الصحیح سنن الترمذي،جلد : 03، ص: 515، رقم الحدیث : 1209، دار الاحیاء التراث العربی، بیروت

[8] الشیبانی، احمد بن حنبل ، مسند احمد بن حنبل ، جلد: 04، ص : 141، رقم الحدیث : 17304،موسسة قرطبة ، القاہرہ۔

[9] جماعة من العلماء،فتاویٰ الہندیہ ، ج: 03ص: 03

[10] البابرتی،محمود بن احمد بن موسیٰ، البنایة شرح الهدایه، کتاب البیوع ، جلد: 08، ص : 04، الطبع اولیٰ : 1420 ھ،دارالکتب العلمیة، بیروت، لبنان۔

[11] الزحیلی،وهبه بن مصطفیٰ ، الفقه الاسلامی والدلة ،حکم البیع ،جلد:04،ص: 399

[12] جماعة من علماء ، فتاویٰ الہندیہ، ج: 03ص:03

[13] ابن عابدین شامی، محمد امین بن عمر، رد مختار، ج:07، ص: 09

[14] مجلس خلفاء خلافت عثمانیه،مجلة الاحکام العدلیة ، ص :55،آرٹیکل: 393

[15] مجلس خلفاء خلافت عثمانیه،مجلة الاحکام العدلیة ، ص :55،آرٹیکل:394

[16] المرغینائی، برهان الدین علي بن أبي بکر، ہدایة المبتدی،باب العتق المرض،ج:08،ص:277

[17] سکروڈھوی ، مولانا جمیل احمد ،اشرف الہدایہ شرح اردو الہدایہ ،ج: 16،کتاب الوصایا، ص : 165-164

[18] سید، اصغر حسین ،مفید الوارثین، ص : 42

[19] مجلس خلفاء خلافت عثمانیه،مجلة الاحکام العدلیة ، ص: 55،آرٹیکل :394

[20] نفس مصدر، آرٹیکل :395

[21] جماعة من علماء ،فتاویٰ الہندیہ، ج: 03ص: 238

[22] نفس مصدر

[23] The transfer of Property Act, 1882, Section:54

[24] The Sale of Goods' Act,1930, Section: 04

[25] The transfer of Property Act, 1882, Section:54

[26] The Sale of Goods' Act,1930, Section: 02(01)

[27] Ibid, Section: 02(13)

[28] The Contract Act,1872,Chaper:02,Section:15

[29] The Sale of Goods' Act,1930, Section: 05
[30] The Sale of Goods' Act,1930, Section:06

Refernaces

Aibn Eabidin Shami, Muhamad 'Amin Bin Eumra, Radu Almukhtar Ealaa Aldarar Almukhtari, Kitab Albuyuei, Almujalad 07, Alsafhat 10, Alshaayieati: 1423 2003, Dar Alkutub Aleilmiati, Bayrut, Lubnan.
Jamaeat Min Aleulama'i, Fatawaa Alhindiata, Ja03, Sa03, Alshaayieat Al'uwlaa: 1421/2000, Dar Alkutub Aleilmiati, Bayrut, Lubnan.
Sukurudihwi, Mwlana Jamil 'Ahmadu, 'Ashraf Alhidayat Sharh 'Ardu Alhidayat, Almujalad: 08, S 17
Surat Albaqarati: 198:02
Surat Aljumeati: 10:62
Surat Albaqarati: 275:02
Altirmidhi, Muhamad Bin Eisaa, Aljamie Alsahih Sunan Altirmadhi, Almujaladi: 03, S 515, Raqm Alhadithi: 1209, Dar Al'ahya' Alturath Alearabi, Bayrut.
Alshiybani, 'Ahmad Bin Hanbul, Musnad 'Ahmad Bin Hanbal, J 04, S 141, Raqm Alhadithi: 17304, Musaa Qurtibat, Alqahir.
Jameuh Min Alwalamati, Ftawy Alhindihi, Ji: 03s: 03
Babirtiy, Mahmud Bin Ahmad Bin Mwsy, Albanaayh Sharh Alfidayh, Kitab Albaywe, Almujaladi: 08, S : 04, Altibab Awly : 1420 fi, Darialkutub Alealamuyh, Bayrut, Lubnan.
Alzuhayli, Wafibh Bin Mustafi, Alfiqh Alsalam Waldalah, Hakam Albae, Jilda:04,Sa:399
Jameuh Min Aleulama'i, Ftawy Alhindihi, Ji: 03s:03
Abn Eubaydin Shami, Muhamad Amin Bin Eumra, Radi Mukhtari, Ja:07, S: 09
Majlis Khalifa' Wasitmanihi, Mujaladih 'Ahkam Aleadlih, Sa:55, Almadati: 393
Majlis Khulafa' Mukhalifat Wasitmanihi, Mujalah 'Ahkam Aleadlih, Sa:55, Almadati:394
Almirghinayiy, Burhan Aldiyn Ealii Bin 'Abi Bakr, Hadayh Almubtadiy, Bab Aleatq Almardi, Ji:08, Si: 277
Sikrudihwi, Mwlana Jamil Ahmad, Asharaf Alhadayih Sharh Ardu Alhadayihi, Ji:
Alsayidu, 'Asghar Husayn, Mufid Alwarithina, Sa:42
Majlis Khulafa' Khalifat Wasitmanihi, Mujalah 'Ahkam Aleadlih, Sa:55, Almadati:394
Nafs Masdari, Almadati:395
Jameunh Min Aleulama'i, Fatawih Alhindi, Ju: 03si: 238
Nafs Almasdar
[30] The transfer of Property Act, 1882, Section:54
[30] The Sale of Goods' Act,1930, Section: 04
[30] The transfer of Property Act, 1882, Section:54
[30] The Sale of Goods' Act,1930, Section: 02(01)
[30] Ibid, Section: 02(13)
[30] The Contract Act,1872,Chaper:02,Section:15
[30] The Sale of Goods' Act,1930, Section: 05
[30] The Sale of Goods' Act,1930, Section:06